

جتنا منزل کی طرف دوڑتا ہوں، عام القباس و اشتباہ کی بنا پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منزل مجھ سے دوڑی جا رہی ہے، لہذا میری تیز رفتاری سے منزل کی دوری کا معاملہ واضح ہے۔

۲۔ لغات۔ تماشا : جلوہ، دیدار، مجازاً اس سے تماشاے دنیا بھی مراد لی جاسکتی ہے، جو یہاں زیادہ موزوں ہے اور تماشاے محبوب بھی۔  
 شرح : دنیا کی کتاب کا پڑھنا تو ممکن ہی نہیں، صرف اس کے عنوانوں کا سرسری تماشا بھی تغافل اور بے توجہی ہی سے کرنا چاہیے۔ صرف اچکتی ہوئی نظر ڈال کر ضروری نتیجہ نکال لینا کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میری نظر آنکھوں سے باہر نہیں نکلتی، اندر ہی اندر رہتی ہے، گویا وہ میری پلکوں کی بندش کے لیے شیرازہ بن گئی ہے۔

مرزا کہنا یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کی چیزوں کو بغور دیکھنا شروع کریں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ نگاہیں ان میں الجھ جائیں گی اور حیاتِ انسانی کا جو مقصود ہے، یعنی محبوبِ حقیقی سے لو لگانا، اس کے ممکنات کم ہو جائیں گے۔ تغافل و بے پروائی ہی کا طریقہ اچھا ہے۔

اگر "تماشا" سے تماشاے محبوب مراد لیں تو مطلب یہ ہوگا، محبوب کو اس حالت میں دیکھنا چاہیے، جس میں خود اسے پتا نہ لگے کہ دیکھ رہے ہیں۔ یہی طریقہ میں نے اختیار کیا اور اس وجہ سے میری نگاہیں آنکھوں کے اندر ہی اندر رہتی ہے، لیکن اعتراف کر لینا چاہیے کہ اس تعبیر کی صورت میں پہلے مصرع کا مفہوم واضح کرنے کے لیے تکلف سے کام لینا پڑے گا۔ صحیح مفہوم وہی معلوم ہوتا ہے، جو ابتدا میں پیش کیا گیا۔

۳۔ شرح : محبوب سے جدائی کی رات ہے۔ دل میں آتشِ شوق بری طرح بھڑک رہی ہے، اس سے وحشت زدہ ہو کر میرا سایہ دھوئیں کی طرح مجھ سے بھاگ رہا ہے۔